بحضور امام ہمام جناب محمد باقر صلوٰۃ اللہ وسلامہ علیہ

علامہ سید کلب احمد ماتی جائسی

ہے پسپا خوف مستقبل سے میری الفت آگینی
الٰہی سلب کر لے مجھ سے خوئے عاقبت بینی

ڈراتی ہے یہ کہہ کہہ کر مجھے انجام اندیشی
رہ الفت میں خون دل کی اک اک بوند ہے پینی

لہو بن کر دل آنکھوں سے بہے گلزار ہو دامن
اسی کو اصطلاح عشق میں کہتے ہیں رنگینی

کھٹکتی ہے محبت کی نظر میں عقل بھی جاں بھی
پسند اس کو ہے مجنوں شیوگی فرہاد آئینی

یہ لیجے ناصحِ مشفق نے بھی اک وعظ فرمایا
یہاں سے بھی ہوئی حاصل صلاح مصلحت بینی

مجھے دیوانگی تسلیم لیکن اس کو کیا کہیے
جو دیوانے سے رکھتا ہو امید حکمت آئینی

نہ کرنا جبّہ و دستار پر نازش کہ اے ناصح!
زیادہ سے زیادہ ہے یہ اک پوشاکِ تزئینی

تجھے مستقبل و انجام کا کیا علم اے واعظ!
یہ حکم حق سے وہ جانے جسے حاصل ہو حق بینی!

نبیؐ یا وارث علم نبیؐ جو مثل باقرؑ ہو
سوا اس کے نہ مکی جان سکتا ہے نہ قزوینی

سنا تو ہوگا حالِ باقرؑ علم نبی تونے
محمدؐ کی طرح حاصل تھی جس کو عصمت آئینی

یہ مطلع سن کے آفاقِ جہاں پر بھی نظر کر لے مطلع
کہ چھائی ہے شہیدان وفا کے خوں کی رنگینی

امامِ باقرؑ اللہ رے تری شبّیر آئینی
متاعِ دیں بڑے غارت گروں کے ہاتھ سے چھینی

شریک امتحاں جدو پدر کے ساتھ تو بھی تھا
ترا منہ دیکھتی ہے کربلا کی خدمت دینی

شدائد انتہا کے ابتدائے عمر میں جھیلے
تری شان رضا سے ہے خجل ایوب تمکینی

جہاں جو ہے وہیں واجب ہے اس پر بس تری بیعت
وہ غربی ہو کہ شرقی ہو، عراقی ہو کہ ہو چینی

جو ہو مقصود بزم آرائ ایماں تو لازم ہے
ترے گلزار علم و فضل سے کی جائے گل چینی

ہے ماتی بندۂ عاصی کہیں ایسا نہ ہو مولا
ڈبو دے یہ گنہ کا بوجھ یہ عصیاں کی سنگینی

برے کا بھی ہو بیڑا پار نیکوں کے تصدق میں
بچا لے غرق سے اے نا خدائے کشتی دینی